مدیر کے نام

راشد الیاس ٗلاہور

ہم مغرب میں خاندانی نظام کی ابتری کو موضوع بناتے ہیں لیکن اپنے اخبارات ہماری بھی کوئی کچھ اچھی تصویر پیش نہیں کرتے۔ ’’خاندان کو لاحق خطرات، ممکنہ لائحہ عمل‘‘ (اگست ۲۰۰۴ء) میں اہم مسئلے کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ مضمون نگار نے جو تجاویز دی ہیں‘ ان پر ہماری تنظیموں کو عمل کرنا چاہیے۔

مامون ہاشم ‘ کوئٹہ

ملک میں علاج کتنا مہنگا ہو گیا ہے‘ اس کا تجزیہ کیا جائے تو عجیب وغریب حقائق سامنے آئیں گے۔ کتنی ہی دوائیں پڑوسی ممالک سے دس گنا قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں‘ یہ نفع کس کی جیب میں جاتا ہے۔ ’’علاج کی صورت حال‘‘ (اگست ۲۰۰۴ء) میں کسی پارلیمانی کمیٹی کے لیے ضروری نشاندہی کی گئی ہے

محمد خلیق ‘ جدہ

’’روشن خیال اعتدال پسندی‘‘ (جولائی ۲۰۰۴ء) میں وقت کے اس نعرے کی حقیقت بہت خوب کھول کر بیان کی گئی۔ جو لوگ سرکاری پروپیگنڈے سے گمراہ ہوتے ہیں‘ ان کے لیے یہ تحریر چشم کشا ہے۔ مقالہ نگار نے اسلام کا حقیقی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا حقیقی تصور پیش کر کے حق ادا کر دیا۔ جو دانش ور امریکی راگ الاپ رہے ہیں‘ وہ ضرور اس کا مطالعہ کریں۔

راشدہ واحد ‘ کراچی

’’غلبۂ اسلام کی بشارتیں اور عملی تقاضے‘‘ (جولائی ۲۰۰۴ء) بہت جامع‘ پُر اثر اور امید افزا تھی‘ جسے پڑھ کر اندازہ ہوا کہ غلبۂ اسلام کے لیے مومنانہ اوصاف ناگزیر ہیں۔ اور دل نے محسوس کیا کہ ’’دل شکستہ نہ ہو‘ غم نہ کرو‘ تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو‘‘۔ (آل عمران ۳:۱۳۹)

ڈاکٹر شہزاد اکبر ‘ پیچہ وطنی

جولائی کے شمارے میں اشارات بہت خوب تھے۔ حالاتِ حاضرہ کی اور موجودہ حکومت کی صحیح تصویر کشی کی گئی۔ جنرل صاحب کے عزائم سے پردہ اٹھایا گیا۔ جہاں اشارات پڑھ کر دل افسردہ ہوا وہاں ’’غلبۂ اسلام کی بشارتیں‘‘ پڑھ کر دل کو یقین ہوا کہ آخر کار حق کو غالب آنا ہے۔ یقیناً غلبۂ دین کے لیے کام کرنے والوں کو قرآن پر غور کرنا چاہیے‘ اور اسی سے رہنمائی لینی چاہیے۔

اشفاق احسان ' کراچی

قوم میں موجود ہمہ جہت خرابیوں اور ان کی اصلاح پر ملک کے عالی مرتبت اہل فکر ونظر کے دل سوزی کے ساتھ لکھے ہوئے مقالات شاید میری طرح دیگر قارئین کے بھی غم وافسوس کو توقتی طور پر بڑھا دیتے ہیں لیکن ان کی اکثریت میں کوئی ایسا ردعمل پیدا کرتے نہیں دکھائی دیتے جو ان کے قول وفعل اور معاملات میں کسی مثبت اخلاقی تبدیلی کے ذریعے ظاہر ہو۔ میرا خیال ہے کہ لمبے لمبے مضامین' طول طویل پروگرام اور ان میں دشوار طلب مطالبے عام لوگوں کی ہمتیں عمل سے پہلے ہی پست کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ سالہا سال سے نامی گرامی واعظین' مقررین اور مصنفین کو سننے اور پڑھنے کے باوجود قوم کی اخلاقی حالت مسلسل روبہ تنزل ہے۔

میں عاجز گمان کرتا ہوں کہ ابلاغ کے حوالے سے حکمت اختیار کرنے کی ضرورت ہے' مثلاً چند حضرات دو ایک بینر ہاتھوں میں پکڑے خاموشی کے ساتھ کسی عام گزرگاہ پر کھڑے ہو جائیں' اور ان پر کوئی ایک پیغام مختصر الفاظ میں لکھا ہو۔ ان مختصر الفاظ اور جملوں کے ذریعے شان دار دعوت کو سہل اور اثر انگیز انداز میں عوام الناس تک پہنچانے کی حکمت ضرور موثر ہوگی۔ ان بینرز کی عبارات کچھ اس طرح کی ہوسکتی ہیں: ۱- دیانت وامانت کی خوبیاں پیدا کیجیے ۲- وعدوں کی پابندی کیجیے وغیرہ۔

☆ طویل تحریر کو مختصر کیا گیا ہے۔